



السلام عليكم ورحمة الله وبركاته

(نماز میں بسم اللہ الرحمن الرحیم با بھر پڑھنے کی کیا دلیل ہے؟ (ایک سائل

اجواب بعون الوہاب بشرط صحیح السوال

او علیکم السلام ورحمة الله وبركاته

الحمد لله، والصلوة والسلام على رسول الله، أما بعد

سری نمازوں میں تو بسم اللہ آہستہ پڑھنے پر اتفاق ہے جبکہ بھری نمازوں میں سرآ (آہستہ) بھی صحیح اور جائز ہے جو حاکم صحیح مسلم (ح 399) وغیرہ سے ثابت ہے اور جو بھی جائز ہے لیکن سرآ پڑھنا افضل ہے۔ عبد الرحمن بن ابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا

"صلیت خافت ابن عمر فہر: بسم اللہ الرحمن الرحیم"

میں نے عمر (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کے پیچے نماز پڑھی آپ نے بسم اللہ الرحمن الرحیم بھرا (او بھی آواز سے) پڑھی۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ح 137 دوسرانہ ح 1 ص 200 السن الکبری یقینی ح 2 ص 48)

(اس کی سند بالکل صحیح ہے۔ دیکھئے راقم الحروف کی کتاب بدیۃ المسلمين (حدیث: 13)

امیر المؤمنین سیدنا عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پہلے دورخلافت میں بھر کے ساتھ بسم اللہ پڑھی۔ کسی صحابی سے ان کے عمل کا رد مقتول نہیں ہے لہذا ثابت ہوا بسم اللہ بھر کے جواز پر صحابہ کرام رضوان اللہ عنہم (صحابین کا عہد، فاروقی میں لمحاع ہے۔ احادیث صحیحہ اور عموم قرآن سے ثابت ہے کہ لمحاع شرعی جلت ہے اور امت مسلمہ گمراہی پر اکٹھی نہیں ہو سکتی۔ دیکھئے امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب "الرسالۃ" اور دیکھ کتب محدثین

: سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نماز پڑھائی تو بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھ کر بھر سورۃ قاتم پڑھی، پھر آئیں کی اور آخر میں فرمایا

"وَإِذْ يُنْفَى بِيَدِهِ، إِنِّي لَا أَشْبَهُمْ صَلَاةً بِرُشُوْلِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ"

اس ذات کی قسم بھس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ میری نماز تم سب سے زیادہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز سے مشابہ ہے۔"

(سنن النسائي: 906 صحیح ابن خزیم ح 1 ص 251 ح 499، وابن جان الاحسان ح 3 ص 143 ح 794 واحکام 1/232 و الذہبی)

اس کی سند بالکل صحیح ہے خالد کاسعید بن ابی بلال سے سماع قبل از اختلاط ہے کیونکہ صحیح بخاری و صحیح مسلم میں خالد عن ابی بلال والی روایات موجود ہیں۔

(دیکھئے راقم الحروف کا رسالہ القول المتنی فی البہر باتاتین" (ص 25

زیلی حقنی کا لپپے مسلک کی حمایت میں اسے شاذ کہنا صحیح نہیں ہے۔

اس صحیح اور مرفع حدیث سے بسم اللہ بھر کا جواز ثابت ہوتا ہے جو حاکم امام ابن خزیم رحمۃ اللہ علیہ اور امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ، امام ابن جان رحمۃ اللہ علیہ، وغیرہما محمد بنین نے استدلال کیا ہے۔

بقول امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ: اس حدیث کے راوی سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور سیدنا ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، سیدنا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ، ابن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، تابعین کرام رحمۃ اللہ اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ (ان احادیث و دیکھ دلائل کی وجہ سے) بسم اللہ بھر کے قائل تھے۔

(دیکھئے سنن ترمذی الصلوٰۃ باب من رأی ابھر بسم اللہ الرحمن الرحیم ح 245)

جو شخص بسم اللہ بھر پر اعتراض کرے گا۔ اس کا اعتراض بلا واسطہ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ پر وارد ہو گا۔ حقائق، اعمال وغیرہ کے بارے میں ایل حدیث پر جو بھی اعتراض کیا جاتا ہے اس کا بہت احادیث صحیح آثار صحابہ، آثار تابعین اور آئمہ اسلام ضروری ہیں۔

یہاں بطور فائدہ عرض ہے کہ مخدود علماء حق نے بسم اللہ بالبھر پر کتابیں اور رسائل لکھے ہیں مثلاً "شیعۃ الاسلام امام علی بن عمر الدارقطنی رحمۃ اللہ علیہ وغیرہ۔

تہمیہ: زملیٰ نے شیعۃ الاسلام امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کیا کہ بعض الکھیوں کے قسم وینے پرانوں نے کہا کہ بسم اللہ بالبھر کے بارے میں میں کوئی مرفوع حدیث صحیح نہیں ہے۔

(نصب الرایہ ج 1 ص 359، 358، 357، 356، 355، 354، 353، 352، 351، 350، 349، 348، 347، 346، 345، 344، 343، 342، 341، 340، 339، 338، 337، 336، 335، 334، 333، 332، 331، 330، 329، 328، 327، 326، 325، 324، 323، 322، 321، 320، 319، 318، 317، 316، 315، 314، 313، 312، 311، 310، 309، 308، 307، 306، 305، 304، 303، 302، 301، 300، 299، 298، 297، 296، 295، 294، 293، 292، 291، 290، 289، 288، 287، 286، 285، 284، 283، 282، 281، 280، 279، 278، 277، 276، 275، 274، 273، 272، 271، 270، 269، 268، 267، 266، 265، 264، 263، 262، 261، 260، 259، 258، 257، 256، 255، 254، 253، 252، 251، 250، 249، 248، 247، 246، 245، 244، 243، 242، 241، 240، 239، 238، 237، 236، 235، 234، 233، 232، 231، 230، 229، 228، 227، 226، 225، 224، 223، 222، 221، 220، 219، 218، 217، 216، 215، 214، 213، 212، 211، 210، 209، 208، 207، 206، 205، 204، 203، 202، 201، 200، 199، 198، 197، 196، 195، 194، 193، 192، 191، 190، 189، 188، 187، 186، 185، 184، 183، 182، 181، 180، 179، 178، 177، 176، 175، 174، 173، 172، 171، 170، 169، 168، 167، 166، 165، 164، 163، 162، 161، 160، 159، 158، 157، 156، 155، 154، 153، 152، 151، 150، 149، 148، 147، 146، 145، 144، 143، 142، 141، 140، 139، 138، 137، 136، 135، 134، 133، 132، 131، 130، 129، 128، 127، 126، 125، 124، 123، 122، 121، 120، 119، 118، 117، 116، 115، 114، 113، 112، 111، 110، 109، 108، 107، 106، 105، 104، 103، 102، 101، 100، 99، 98، 97، 96، 95، 94، 93، 92، 91، 90، 89، 88، 87، 86، 85، 84، 83، 82، 81، 80، 79، 78، 77، 76، 75، 74، 73، 72، 71، 70، 69، 68، 67، 66، 65، 64، 63، 62، 61، 60، 59، 58، 57، 56، 55، 54، 53، 52، 51، 50، 49، 48، 47، 46، 45، 44، 43، 42، 41، 40، 39، 38، 37، 36، 35، 34، 33، 32، 31، 30، 29، 28، 27، 26، 25، 24، 23، 22، 21، 20، 19، 18، 17، 16، 15، 14، 13، 12، 11، 10، 9، 8، 7، 6، 5، 4، 3، 2، 1، 0)

: ایامِ دادا ایڈی راجحون

محمد تقی عثمانی دلوبندی فرماتے ہیں۔ "حنفیہ میں سے اس موضوع پر سب سے مفصل کلام حافظ جمال الدین زملیٰ رحمۃ اللہ علیہ نے کیا ہے۔ انہوں نے "نصب الرایہ" میں اس مسئلہ پر تقریباً سالخ صفات لکھے ہیں۔ اور اپنی عام عادت کے خلاف ہر بڑے جوش و خروش کا مظاہرہ کیا ہے اس تمام ترزاں کے باوجود یہ حقیقت ہے کہ تہمیہ کے بھروسے کے مسئلہ میں اختلاف جواز اور عدم جواز کا نہیں ہے بلکہ محسن افضل و مفنول کا اختلاف ہے۔" ((درس ترمذی ج 1 ص 499، 498، 497، 496، 495، 494، 493، 492، 491، 490، 489، 488، 487، 486، 485، 484، 483، 482، 481، 480، 479، 478، 477، 476، 475، 474، 473، 472، 471، 470، 469، 468، 467، 466، 465، 464، 463، 462، 461، 460، 459، 458، 457، 456، 455، 454، 453، 452، 451، 450، 449، 448، 447، 446، 445، 444، 443، 442، 441، 440، 439، 438، 437، 436، 435، 434، 433، 432، 431، 430، 429، 428، 427، 426، 425، 424، 423، 422، 421، 420، 419، 418، 417، 416، 415، 414، 413، 412، 411، 410، 409، 408، 407، 406، 405، 404، 403، 402، 401، 400، 399، 398، 397، 396، 395، 394، 393، 392، 391، 390، 389، 388، 387، 386، 385، 384، 383، 382، 381، 380، 379، 378، 377، 376، 375، 374، 373، 372، 371، 370، 369، 368، 367، 366، 365، 364، 363، 362، 361، 360، 359، 358، 357، 356، 355، 354، 353، 352، 351، 350، 349، 348، 347، 346، 345، 344، 343، 342، 341، 340، 339، 338، 337، 336، 335، 334، 333، 332، 331، 330، 329، 328، 327، 326، 325، 324، 323، 322، 321، 320، 319، 318، 317، 316، 315، 314، 313، 312، 311، 310، 309، 308، 307، 306، 305، 304، 303، 302، 301، 300، 299، 298، 297، 296، 295، 294، 293، 292، 291، 290، 289، 288، 287، 286، 285، 284، 283، 282، 281، 280، 279، 278، 277، 276، 275، 274، 273، 272، 271، 270، 269، 268، 267، 266، 265، 264، 263، 262، 261، 260، 259، 258، 257، 256، 255، 254، 253، 252، 251، 250، 249، 248، 247، 246، 245، 244، 243، 242، 241، 240، 239، 238، 237، 236، 235، 234، 233، 232، 231، 230، 229، 228، 227، 226، 225، 224، 223، 222، 221، 220، 219، 218، 217، 216، 215، 214، 213، 212، 211، 210، 209، 208، 207، 206، 205، 204، 203، 202، 201، 200، 199، 198، 197، 196، 195، 194، 193، 192، 191، 190، 189، 188، 187، 186، 185، 184، 183، 182، 181، 180، 179، 178، 177، 176، 175، 174، 173، 172، 171، 170، 169، 168، 167، 166، 165، 164، 163، 162، 161، 160، 159، 158، 157، 156، 155، 154، 153، 152، 151، 150، 149، 148، 147، 146، 145، 144، 143، 142، 141، 140، 139، 138، 137، 136، 135، 134، 133، 132، 131، 130، 129، 128، 127، 126، 125، 124، 123، 122، 121، 120، 119، 118، 117، 116، 115، 114، 113، 112، 111، 110، 109، 108، 107، 106، 105، 104، 103، 102، 101، 100، 99، 98، 97، 96، 95، 94، 93، 92، 91، 90، 89، 88، 87، 86، 85، 84، 83، 82، 81، 80، 79، 78، 77، 76، 75، 74، 73، 72، 71، 70، 69، 68، 67، 66، 65، 64، 63، 62، 61، 60، 59، 58، 57، 56، 55، 54، 53، 52، 51، 50، 49، 48، 47، 46، 45، 44، 43، 42، 41، 40، 39، 38، 37، 36، 35، 34، 33، 32، 31، 30، 29، 28، 27، 26، 25، 24، 23، 22، 21، 20، 19، 18، 17، 16، 15، 14، 13، 12، 11، 10، 9، 8، 7، 6، 5، 4، 3، 2، 1، 0)

فتاویٰ علمیہ

جلد 1۔ کتاب الصلاۃ۔ صفحہ 317

محمد فتویٰ